مقام صحابہ

(رضوان اللہ علیہم اجمعین)

قرآن پاک، حدیث اور باتفاق امت

ترجمہ وتنقیح: مولانا محمد ادریس السلفی
فاضل مدینہ یونیورسٹی، مدرس جامعہ سلفیہ فیصل آباد

الحمدلله والصلوٰة والسلام علی رسول الله وعلیٰ آله وصحبه ومن اهتدی بهداه اما بعد :

رہبر کامل ﷺ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کے فضائل کا اظہار و بیان ایک بدیہی سی چیز ہے (تقاضا دین ہے) اور یہ اس وقت تو لازم ہی ٹھہرتا ہے جب ہم سنتے، پڑھتے ہیں کہ کچھ لوگ جن کو رب ذوالجلال کا ڈر نہیں وہ اس امت کے بہترین طبقہ صحابہ کرامؓ کے متعلق بدکلامی اور طعن و تشنیع تک سے باز نہیں آتے۔ ایسی صورت میں آپؐ کے محترم ساتھیوں کے فضائل و مناقب اور عمدہ کردار کی وضاحت کرنا تو واجب بن جاتا ہے اور پھر جبکہ ہماری دعوت بھی بزبان قرآن "**واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا**" اور سب مل کر اللہ کی رسی کو (یعنی اس کے دین یا جماعت یا عہد یا قرآن کو) تھامے رہو اور مت متفرق ہو (جیسے یہود و نصاریٰ الگ الگ فرقے ہو گئے) آل عمران: **103**

تو اہل سنت کا اس معزز جماعت کے متعلق عقیدہ واضح کرنا وحدت امت اور اہل ایمان کا یگانگت و محبت کا باعث ہوگا۔ امت مسلمہ کے باہم متفق ہونے کا یہی راستہ ہے کہ ہم حق کی شناخت کریں وحی الٰہی کے کاتبین و ناقلین کے متعلق محبت، عقیدت، بزرگی و احترام یونہی رکھیں۔ وہ سیرت طیبہ، سنت رسول مقبولؐ کے عینی گواہ اور ناقل ہیں یہ ہمارا منہج و مذہب ہے۔ جس کی بناء پر ہم رب ذوالجلال کا قرب اور رحمت کے آرزومند اور امیدوار ہیں۔

یہ چند سطور صحابہ کرام کے فضائل اور ان کے متعلق ہمارا کیا فریضہ و حق ہے؟ کے بارہ میں پیش خدمت ہیں۔

فضائل صحابہ کرامؓ

قرآن کریم: ارشاد باری تعالیٰ ہے:

والسابقون الاولون من المهاجرين والانصار والذين اتبعوهم باحسان رضي الله عنهم ورضوا عنه واعد لهم جنت تجري تحتها الانهار خالدين فيها ابدا ذالک الفوز العظيم. (التوبہ: **100**)

ترجمہ: اور مہاجرین و انصار میں سے جن لوگوں نے اول ہجرت کی اور پہلے اسلام لائے اور جنہوں نے نیکی کیساتھ ان کی پیروی کی اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے (خدا ان سے خوش وہ ان سے خوش) اور اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے باغات تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے یہی بڑی کامیابی ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے: **ان الذين آمنوا وهاجروا وجاهدوا باموالهم وانفسهم في سبيل الله والذين اووا ونصروا اولئک بعضهم اولياء بعض**

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے (مکہ سے) ہجرت کی اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کیا (یعنی مہاجرین) اور جن لوگوں نے ان (مہاجرین کو اپنے ملک میں) جگہ دی اور ان کی مدد کی (یعنی انصار) یہ آپس میں ایک دوسرے کے وارث ہونگے۔ (الانفال: **72**)

ارشاد ہوتا ہے: **يوم لا يخزي الله النبي والذين آمنوا معه**

جس دن اللہ تعالیٰ (اپنے) پیغمبروں کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے شرمندہ (رسوا) نہ کریگا۔ (التحریم: **8**)

ارشاد ہوتا ہے: **لقد رضي الله عن المومنين اذ يبايعونک تحت الشجرة فعلم ما في قلوبهم فانزل السكينة عليهم واثابهم فتحا قريبا.**

(اے پیغمبر) اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں سے راضی ہو چکا جب وہ (کیکر یا بیری کے) درخت

کے تلے (حدیبیہ میں) تجھ سے بیعت کر رہے تھے، اللہ تعالیٰ نے جان لیا جو (اخلاص) انکے دلوں میں تھا تو ان (کے دلوں) پر تسلی اتاری اور ایک نزدیک والی فتح ان کو انعام میں دی۔ (الفتح: 18)

ارشاد ہوتا ہے: محمد رسول اللہ والذین معه اشدآء علی الکفار رحماء بینهم

محمد اللہ کا پیغمبر ہے اور جو لوگ اسکے ساتھ ہیں (یعنی صحابہؓ) وہ کافروں پر سخت ہیں آپس میں (ایک دوسرے پر) رحم دل ہیں۔ (الفتح: 29)

ارشاد ہوتا ہے: وعداللہ الذین امنوا منکم وعملوا الصلحت لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم.

جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کئے اللہ تعالیٰ نے ان سے وعدہ کیا ہے (کہ ایک نہ ایک دن) انکو ضرور ملک میں حکومت دے گا جیسے اس نے اگلے لوگوں کو ان سے پہلے حکومت دی تھی (داؤدؑ اور سلیمانؑ اور بنی اسرائیل وغیرہ کو) (النور: 55)

احادیث مبارکہ:

۱) عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ خیر الناس قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ثم یجئی من بعدهم قوم تسبق شهادتهم ایمانهم وایمانهم شهادتهم (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بہتر لوگ میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر جوان کے بعد متصل ہونگے پھر جوان سے بعد متصل ہونگے پھر ان کے بعد ایسی قوم آئیگی جن کی گواہی ان کی قسم اور ان کی قسم ان کی گواہی سے سبقت لے جائیگی (یعنی قسم و گواہی دینے میں غیر محتاط ہونگے)

۲) عن ابی موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال النجوم امنة للسماء فاذا ذهبت النجوم اتی السماء ما توعد وانا امنة لأصحابی فاذا ذهبت أتی أصحابی ما یوعدون واصحابی امنة لامتی فاذا ذهب اصحابی اتی امتی ما یوعدون رواہ مسلم (2531) وغیرہ

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا ستارے آسمان کیلئے امن و سلامتی کی دلیل ہیں جس وقت ستارے ختم ہو گئے آسمان کا وعدہ (پھٹنا) آجائیگا میں ﷺ اپنے صحابہ کیلئے نشان امن و سلامتی ہوں جب میں چلا جاؤنگا میرے صحابہ سے جو پیشین گوئی ہو چکی پوری ہو جائیگی اور میرے صحابہؓ میری امت کیلئے باعث سلامتی ہیں جب میرے صحابہؓ رخصت ہو جائیں گے میری امت کے بارہ میں جو وعدہ کیا جاچکا ہے پورا ہو جائیگا (یعنی اختلافات، فتنے و فساد)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے دلوں پر نظر فرمائی تو محمد ﷺ کے دل کو سب بندوں کے دلوں سے بہتر دل پایا لہذا انہیں اپنے لئے چن لیا اور نبوت و رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ رحمت عالم کے دل کے بعد پھر بندوں کے دلوں پر نظر فرمائی تو آپ کے صحابہ کرامؓ کے دلوں کو لوگوں کے دلوں میں سے بہتر پایا تو انہیں اپنے نبیؐ کے وزراء بنا دیا جو اس کے دین پر جانیں قربان کرنے والے ہیں لہذا جسے مومن (اللہ تعالیٰ کے منتخب شدہ صحابہؓ) اچھا خیال کریں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی اچھا اور جسے مومن (صحابہ کرام) غیر پسندیدہ خیال کریں وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی غیر پسندیدہ ہے (حسن)

مہاجرین وانصار رضی اللہ عنہم کی فضیلت:

عن انس رضی اللہ عنہ عن النبی ﷺ قال اللهم لا عیش الا عیش الآخرہ، فاغفر للانصار والمهاجرة (متفق علیہ)

امام بخاری ومسلم رحمہما اللہ نے حضرت انسؓ سے روایت بیان کی ہے کہ نبی مکرمؐ نے فرمایا اے اللہ تعالیٰ زندگی تو درحقیقت آخرت کی زندگی ہے۔ اے اللہ تعالیٰ انصار اور مہاجرین (رضی اللہ عنہم) کی مغفرت فرما۔

چاروں خلفاء رضی اللہ عنہم کے فضائل

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

۱) عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما عن النبی ﷺ قال لو کنت متخذا خلیلا لا تخذت ابا بکر، ولکن اخی وصاحبی، (متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا اگر میں کسی شخص کو دوست قرار دیتا تو ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دوست قرار دیتا

لیکن وہ تو میرا بھائی اور میرا ساتھی ہے (بخاری و مسلم)

۲) وعن عمرو بن العاص رضی الله عنه ان النبی بعثه علی جیش ذات السلاسل فأتیته فقلت: ای الناس احب الیک؟ قال عائشة، فقلت من الرجال؟ قال ابوها، قلت ثم من؟ قال ثم عمر بن الخطاب فعد رجالا متفق علیه

حضرت عمرو بن العاصؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے نبی مکرمؐ نے ذات السلاسل لشکر پر مقرر فرمایا، میں آیا تو میں نے دریافت کیا کہ آپ کو سب لوگوں سے زیادہ پسندیدہ کون شخص ہے؟ آپ نے فرمایا عائشہؓ، میں نے عرض کی مردوں سے؟ فرمایا اس کا باپ، میں نے عرض کیا پھر اس کے بعد؟ فرمایا پھر عمر بن الخطاب، اور اسی طرح پھر کئی اشخاص کا نام شمار کیا۔

۳) وعن محمد ابن الحنفیة (یعنی ابن علی ابن ابی طالبؓ) قال قلت لأبی (یعنی) ای الناس خیر بعد رسول الله قال: ابو بکر، قلت ثم من؟ قال ثم عمر وخشیت ان یقول عثمان قلت ثم انت؟ قال ما انا الا رجل من المسلمین (متفق علیہ)

حضرت محمد بن الحنفیۃ رحمہ اللہ تعالیٰ (حضرت علیؓ کے صاحبزادے) بیان کرتے ہیں میں نے اپنے والد گرامیؓ (یعنی علیؓ) سے دریافت کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کون شخص سب سے بہتر ہے فرمایا، ابو بکرؓ میں نے عرض کیا ان کے بعد کون؟ فرمایا پھر عمرؓ ہیں، اور اس کے بعد میں ڈرا کہ اب پوچھا تو عثمانؓ کا نام لیں گے، لہٰذا میں خود ہی کہا ان کے بعد آپؓ ہیں؟ فرمایا میں تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی ہوں (بخاری و مسلم)

امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

۱) قال رسول الله ﷺ ایهاً یا ابن الخطاب، والذی نفسی بیده، ما لقیک الشیطان سالکا فجا الا سلک فجا غیر فجک (متفق علیہ)

اے عمر بن الخطاب بہت خوب! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، جس گلی میں بھی شیطان تجھے چلتا پاتا ہے، وہ تیری گلی کے علاوہ گلی اختیار کرتا ہے۔

۲) حضرت ابن ابی ملیکۃ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ کہتے ہوئے سنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے جسد مبارک کو اٹھانے سے پہلے جب چارپائی پر رکھا ہوا تھا لوگ اس کے اردگرد کھڑے دعائیں کر رہے تھے اور ان میں میں بھی تھا۔

اچانک کسی آدمی نے میرے کندھوں کو تھام لیا میں نے دیکھا تو حضرت علیؓ تھے انہوں نے حضرت عمرؓ کو رحمہ اللہ تعالیٰ (دعائیہ کلمات) کہنے کے بعد فرمایا، عمرؓ تم اپنے بعد کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑ گئے جن کے اعمال کو میں نمونہ قرار دیکر اللہ تعالیٰ کی ملاقات (قربت) کا آرزومند ہوسکوں۔

اللہ تعالیٰ کی قسم، مجھے پہلے ہی غالب گمان تھا کہ اللہ تعالیٰ تجھے تیرے دونوں ساتھیوں کے ساتھ ملا دے گا۔ (آپؐ اور ابوبکرؓ) تجھے یہی شرف و عظمت کافی ہے کہ میں اکثر نبی مکرمؐ سے سنا کرتا تھا آپؐ فرماتے:

ذهبت انا وابوبکر وعمر دخلت انا وابوبکر وعمر خرجت انا وابوبکر وعمر (متفق علیہ)

میں، ابوبکر اور عمر گئے، میں، ابوبکر، اور عمر داخل ہوگئے میں، ابوبکر اور عمر باہر نکلے (بخاری مسلم)

امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ

محدثین کرام سے منقول ہے کہ حضرت عثمانؓ کے علاوہ کوئی ایسا شخص نہیں جس کے گھر میں نبیؐ کی دو بیٹیاں (یکے بعد دیگرے نکاح میں) آئی ہوں اور اسی بنا پر انہیں ذوالنورین کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔

۲) حضرت ابوعبدالرحمٰن السلمی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عثمانؓ کو محصور کیا گیا ان کے گھر میں تو لوگ ان کے گھر کے اردگرد اکٹھے ہوگئے تو ان پر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے جھانکا تو فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں، اس آدمی کو جس نے اللہ کے رسول ﷺ سے سنا، کہ جب حرا پہاڑ نے حرکت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ حرا ٹھہر جا، نہیں ہے تجھ پر مگر نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے۔ تو لوگوں نے کہا بے شک ہم نے بھی یہ بات سنی ہے۔ تو حضرت عثمان نے کہا کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کیا تم جانتے ہو کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھا کہ جو کوئی جیش عسرت کا خرچہ برداشت کرے گا، اور لوگ اس دن تنگ دست تھے تو میں نے اپنے مال

سے لشکر کو تیار کیا تو لوگوں نے کہا، ہاں اللہ کی قسم۔ پھر آپ نے فرمایا میں تمہیں قسم دیتا ہوں اللہ کہ کیا تم جانتے ہو، کہ بئیر رومہ کا پانی میں نے خرید کر آزاد کیا تھا، ہر فقیر، غنی، مسافر اور عام لوگوں کیلئے، تو انہوں نے کہا ہاں اللہ کی قسم۔ اسی طرح آپ نے چند چیزیں شمار کیں۔ (بخاری)

۴) عظیم محدث حضرت عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں "حضرت عثمان میں دو صفات الٰہی پائی گئی ہیں، کہ اگر بقیہ کسی بھی نیکی کو نہ دیکھیں تو یہی ان کی فلاح و کامیابی کی ضامن ہیں۔ ۱۔ قرآن پاک کا جمع کرنا، ۲۔ اپنی جان پیش کر دی مگر مسلمانوں کا آپس میں الجھ کر کشت و خون گوارا نہ کیا۔ (صحیح، رواہ الآجری)

شہادت عثمانؓ پر مسلمانوں کا غم و ملال

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنی آنکھوں سے حضرت علیؓ کو ہاتھ اٹھا کر بیت اللہ کے پاس یہ کہتے ہوئے سنا:

اللھم انی ابرا الیک من دم عثمان

(حسن لغیرہ، الآجری)

اے میرے اللہ تعالیٰ میں تیرے سامنے خون عثمان میں ملوث نہ ہونیکا اظہار کرتا ہوں (میرا اس ناحق خون بہانے سے کوئی تعلق نہ تھا) (رواہ الآجری)

حافظ ابن کثیرؒ (مصنف تفسیر ابن کثیر) ذکر کرتے ہیں کہ حافظ ابن العساکرؒ نے ان تمام رواۃ کی روایات کو یکجا جمع کیا ہے جن میں حضرت علیؓ نے شہادت عثمانؓ میں ملوث ہونے سے براءت کا اظہار فرمایا ہے، حضرت علیؓ قتل عثمان میں اپنے عدم شراکت معاونت، عدم رضا مندی کا ذکر اکثر اپنے خطبوں میں اور عام گفتگو میں کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ میں نے اس کام سے شرپسندوں کو منع بھی کیا مگر انہوں نے میری ایک نہ سنی، حضرت علیؓ سے یہ گفتگو محدثین کے نزدیک اتنے زیادہ طرق سے پہنچی ہے جن کے متعلق قطعیت کا یقین ہوتا ہے۔ وللہ الحمد

بلکہ حضرت علیؓ سے یہ بات بھی ثابت ہے آپ فرمایا کرتے تھے "مجھے توقع ہے کہ میں اور عثمانؓ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے مصداق ہونگے (بحوالہ بدایہ والنھایہ) **ونزعنا ما فی صدورھم من غل اخوانا علی سرر متقابلین** (الحجر: 47)

اور جو کچھ (دنیا میں) ان کے دلوں میں (ایک دوسرے سے) رنج تھا وہ ہم نکال ڈالیں گے بھائی بھائی (کیطرح) تختوں پر ایک دوسروں کے آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔

حضرت علیؓ سے بسند صحیح روایت ہے کہ یہ آیت **ان الذین سبقت لھم منا الحسنی اولئک عنھا مبعدون** (انبیاء: 101)

ترجمہ: بے شک جن لوگوں کیلئے ہماری طرف سے پہلے ہی بھلائی ہو چکی ہے (لکھی جا چکی ہے) وہ دوزخ سے دور رہیں گے، حضرت عثمان ہی کے متعلق نازل ہوئی۔

امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ

حضرت سلمہؓ روایت بیان کرتے ہیں کہ حضرت علیؓ کو آنکھ کی تکلیف تھی تو خیبر کے موقع پر جنگ سے پیچھے رہ گئے پھر فرمانے لگے میں رسول اللہ ﷺ سے پیچھے رہوں؟ چنانچہ وہ جنگ کیلئے نکل پڑے اسی شام کو جس کی صبح کو خیبر فتح ہو گیا، آپ فرما رہے تھے میں صبح اسے جھنڈا دوں گا یا وہ صبح جھنڈا تھامے تھا جس سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محبت فرماتے ہیں، یا آپ نے فرمایا جو اللہ تعالیٰ اور رسولؐ سے محبت کرتا ہے۔ اس کے ہاتھوں اللہ تعالیٰ فتح نصیب فرمادے گا پھر ہم نے دیکھا حضرت علیؓ حاضر ہیں حالانکہ ہمیں اس کی توقع نہ تھی (چونکہ آپؓ آنکھوں کی تکلیف کے باعث معذور تھے اور خیبر میں نہ آنے کا ارادہ فرمالیا تھا) سب نے کہا یہ حضرت علیؓ ہیں تو رسول گرامیؐ نے انہیں جھنڈا عطا کیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں پر فتح نصیب فرمادی (بخاری و مسلم)

۲) حضرت براء بن عازبؓ بیان فرماتے ہیں ہم حجۃ الوداع کے موقع پر واپس مدینہ آرہے تھے جب ہم "غدیر خم" نامی جگہ پہلے تو نماز کا اعلان ہوا ایک درخت کے نیچے آپ کیلئے جگہ صاف کی گئی آپ نے حضرت علیؓ کے ہاتھ کو پکڑ کر فرمایا:

الست اولی بالمومنین من انفسھم

کیا میں مومنوں کی جانوں سے زیادہ عزیز نہیں؟

صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں؟ پھر ارشاد فرمایا، **الست اولی بکل مومن من نفسہ**

کیا میں ہر مومن کی اپنی جان سے بھی زیادہ مستحق نہیں صحابہ نے عرض کیا کیوں نہیں۔ ارشاد فرمایا:

فان هذا مولیٰ من کنت مولاہ اللهم وال من والاہ وعاد من عاداہ۔

جس کا میں دوست ہوں یہ بھی اس کا دوست اے اللہ تعالیٰ جو اس سے دوستی رکھے اس سے دوستی فرما، جو اس سے دشمنی رکھے اس سے دشمنی فرما۔

اس کے بعد انہیں عمرؓ ملے اور کہا علیؓ تمہیں مبارک ہو کہ تم ہر مومن کے دوست ٹھہرے ہو (حسن لغیرہ، مسند احمد، ابن ماجہ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حضرات علی، فاطمہ، حسن، حسین رضی اللہ عنہم کے متعلق فرمایا:

انا حرب لمن حاربکم وسلم لمن سالمکم (حسن لغیرہ)

جو تم سے جنگ کرے میرے بھی اس سے جنگ، جو تم سے صلح رکھے میری بھی اس سے صلح ہے۔ امام آجریؒ اپنی کتاب "الشریعۃ" میں رقمطراز ہیں۔ حضرت علیؓ کو اللہ تعالیٰ نے عظیم شرف سے نوازا ہے آپ اکثر بھلائی کے کاموں میں سبقت لے جاتے۔ بہت زیادہ فضائل، مناقب، مراتب سے متصف ہیں ایک لحاظ سے آپ کے بھائی، چچازاد اور داماد ہیں۔ آپ کے نواسوں کے باپ ہیں۔ مسلمانوں کے مشہور شہسوار آپ کے مقابل آنے والے دشمنان اسلام کے قاتل اور عادل خلیفہ ہیں۔ دنیا سے بے رغبت، آخرت کے فکر مند، حق کے متبع باطل سے کنارہ کش ہر اچھی عادت وخلق سے موصوف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اس سے محبت کرنے والے اور وہ ان کے محب، علی وہ ہے جن سے محبت صرف مومن متقی رکھ سکتا ہے اور منافق، بے قسمت ان سے ناراضگی کا متحمل ہوتا ہے۔ عقل و فراست، اور علم وادب ان کا اوڑھنا بچھونا تھا۔

اہل بیت کے فضائل

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وقرن فی بیوتکن ولا تبرجن تبرج الجاهلية الاولى واقمن الصلوٰة واتين الزکوٰة واطعن الله ورسوله انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس اهل البيت ويطهركم تطهيرا (احزاب:33)

ترجمہ: اور اپنے گھروں میں جمی رہو اور اگلی جاہلیت کے زمانہ کیطرح بناؤ سنگھار دکھاتی نہ پھرو، اور نماز کو درستگی کے ساتھ ادا کرتی رہو اور زکوٰۃ دیتی رہو اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کا فرمان مانتی رہو (نبی کے) گھر والو اللہ تعالیٰ اور کچھ نہیں، یہ چاہتا ہے کہ تم سے (ہر طرح کی) گندگی دور کرے اور تم کو خوب پاک صاف بنادے۔

رحمت عالمؐ سے بسند صحیح مروی ہے:

يا ايها الناس قد تركت فيكم ما ان اخذتم به لن تضلوا كتاب الله وعترتي اهل بيتي

اے لوگو میں نے تم میں وہ کچھ چھوڑا ہے کہ اگر تم اسے تھام لو ہر گز رستہ سے نہ بھٹکو۔ ۱) اللہ تعالیٰ کی کتاب۔ ۲) میرے اہل بیت

امام شافعیؒ فرماتے تھے (شعر)

ان كان رفضا حب آل محمد
فليشهد الثقلين انی رافضی

ترجمہ: اگر آل محمدؐ سے محبت کا نام رافضیت ہے تو جن وانس گواہ رہیں کہ میں رافضی ہوں۔

علامہ آلوسیؒ اپنی کتاب "صب العذاب علی من سب الأصحاب" میں رقمطراز ہیں۔

تمام اہل سنت اپنی کتب میں فضائل اہل بیت اور ان کے عمدہ کردار کا تذکرہ کرتے چلے آئے ہیں۔ ایسا کیوں نہ ہو؟ وہ اہل بیت سے محبت کو فرض کا مقام دیتے ہیں اور بے شمار احادیث اس بارہ میں بیان کرتے ہیں۔

خلافت راشدہ

خلافت ابی بکر رضی اللہ

مشہور مورخ حافظ ابن کثیر اپنی کتاب البدایہ والنھایہ میں رقمطراز ہیں۔ حضرات صحابہ کرامؓ بشمول حضرت علیؓ و زبیرؓ نے خلافت صدیقؓ پر متفق تھے۔ اور پھر حضرت علیؓ اور حضرت زبیرؓ کا قول نقل فرماتے ہیں:

انا نرى ابا بكرا حق الناس بها اي الخلافة انه لصاحب الغار، وانا لنعرف شرفه وخيره ولقد امره رسول الله بالصلوٰة بالناس وهو حي

ہم ابو بکرؓ کو خلافت کا سب سے زیادہ اہل سمجھتے ہیں اور انکے شرف و رتبہ کا اعتراف کرتے ہیں۔ رسول اللہؐ نے انہیں کو اپنی حیاۃ مبارکہ میں امامت نماز کا حکم ارشاد فرمایا تھا، مزید لکھتے ہیں۔

خلفاء چار ہیں۔ ابو بکر، عمر، عثمان، علی رضی اللہ عنہم ان حضرات کی خلافت حدیث مبارکہ جسے

حضرت سفینہؓ نے نقل کیا ہے قطعی طور پر ثابت شدہ ہے: الخلافۃ بعدی ثلاثون سنۃ میرے بعد خلافت تیس سال ہے۔

امام احمد بن حنبلؒ کے صاحبزادہ حضرت عبداللہ اپنی کتاب الفضائل صفحہ 49 پر حضرت علیؓ کا یہ فرمان بسند صحیح تحریر فرماتے ہیں:

قال علیؓ لا یفضلنی احد علی ابی بکر وعمر ولا یفضلنی احد علیھما إلا جلدتہ جلد المفتری.

حضرت علیؓ فرماتے ہیں جو کوئی مجھے ابوبکرؓ وعمرؓ سے افضل کہے گا یا ان میں سے کسی ایک سے بھی افضل کہے گا میں اسے بہتان لگانے والے کی سزا دوں گا۔

خلافت عمرؓ

جناب ابوعثمان الصابونی اپنی کتاب الرسائل المنیرۃ جلد نمبر 1 صفحہ نمبر 129 پر تحریر فرماتے ہیں:

حضرت ابوبکرؓ کے خلیفہ مقرر کرنے کے ساتھ عمرؓ کی خلافت طے پا گئی اور پھر اس پر صحابہ کرامؓ کا اتفاق اور اسلام کی سربلندی واشاعت کیلئے ان کو اللہ تعالیٰ کی نصرت وتائید اور فرصت خلافت کے برحق ہونے کی واضح دلیل ہے۔

خلافت عثمانؓ

حضرت نزال بن سبرۃؓ فرماتے ہیں کہ جب عثمان غنیؓ خلیفہ مقرر ہوئے تو ہمیں عبداللہ بن مسعودؓ نے خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے کہا:

امر ناخیر من ابقی ولم نالہ

ہمارا امیر وخلیفہ موجودہ لوگوں میں سب سے زیادہ بہتر مقرر ہوا ہے۔ ہم نے اس (تسلیم خلافت) کے متعلق دیر وکوتاہی نہیں کی ہے۔ (صحیح ابن سعد ۳/۶۳)

امام ابونعیم بسند صحیح ذکر کرتے ہیں:

قال علیؓ، فی عثمان، کان عثمان خیرنا وافقھنا

حضرت علیؓ فرماتے تھے، عثمانؓ ہم سے بہتر اور سمجھدار تھے۔

خلافت علیؓ

امام اہل السنۃ ابن ربطہ اپنی کتاب "عقیدہ اہل السنہ والجماعۃ" میں لکھتے ہیں:

حضرت علیؓ کی خلافت رحمت و اتفاق کی خلافت تھی انہوں نے نہ اپنی ذات کو مقدم رکھا اور نہ کسی کو اپنی خلافت کیلئے مجبور کیا اور نہ اس کیلئے اپنی خاندانی قوت کا اظہار فرمایا بلکہ خلافت کو اپنی ذات باصفات سے شرف بخشا اپنے عدل و انصاف اور ذاتی خوبیوں سے اس کو بارونق کیا۔ ابتداءً انہوں نے خلافت سے انکار فرمایا لوگوں نے اس کیلئے مجبور کیا آپؓ پیچھے ہٹے مگر ساتھیوں نے باوجود ناپسندیدگی کے بار خلافت کندھوں پر رکھا۔

امام غزالی فرماتے ہیں:

صحابہ کرام اور امت کا تقدیم خلافت ابی بکر الصدیق پر اجماع ہے۔ پھر ابوبکرؓ نے خلافت فاروق پر حتمی حکم جاری فرمایا پھر عثمان پر اتفاق ہوا اور ان کے بعد حضرت علیؓ پر کسی بھی ذاتی غرض ومقصد کیلئے ان حضرات کے متعلق دین میں خیانت کا وہم وگمان تک نہیں کیا جاسکتا۔ ان پر اسی ترتیب زمانی کیساتھ اجماع امت بہترین دلیل ہے۔ اور اسی بنا پر یہ اہل سنت کا عقیدہ ومذہب ہے احادیث وآثار بھی صحابہ کرامؓ واجماع امت کے اس فیصلہ ونظریہ کی تائید کرتی ہیں۔ بحوالہ "الاقتصاد فی الاعتقاد"

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ الفتاویٰ ۳/۱۵۳، پر رقمطراز ہیں:

اہل سنت وجماعت کے اصولوں میں سے ایک اصول یہ بھی ہے کہ وہ نبی مکرمؐ کے بعد بالترتیب ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ، علیؓ کی خلافت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور جو بھی ان حضرات کی خلافت میں طعن وتشنیع اور عیب جوئی کرے وہ اپنے گھر کے گدھے سے بھی زیادہ گمراہ ہے۔

عدالت صحابہ

خطیب بغدادی فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرامؓ کی عدالت، طہارت اور انکو ساری مخلوق سے منتخب کر لینا خود قرآن پاک میں بیان فرما دیا ہے۔ لہٰذا جب اللہ تعالیٰ نے جو ان کے ظاہر وباطن سے باخبر ہیں عدالت بیان کر دی ہے تو کسی اور سے عدالت صحابہ کی سند کی ضرورت بھی باقی نہیں رہی۔ بلکہ اگر اللہ تعالیٰ اور رسول گرامیؐ نے ان کے متعلق کچھ بھی صفائی وعدالت کی شہادت نہ بیان فرمائی ہوتی تو بھی ان کی ہجرت، جہاد، نصرت دین، خیرخواہانہ رویہ، قوت ایمان اور یقین کامل ہی ان کی عدالت اور پاکیزگی اور ان کو سند عدالت نوازنے والوں سے ہزار ہا گنا برتر واعلیٰ ہونے کا قطعی ثبوت تھا یہی تمام قابل اعتبار علماء و

فقہاء، ائمہ دین کا نظریہ وعقیدہ ہے۔ الکفایہ ۶۷۔۶۳)

تمام صحابہ سے محبت واجب ہے

حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ:

ایک آدمی رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی اے اللہ تعالیٰ کے رسول کہ قیامت کب ہے؟ آپ نے فرمایا تو نے اس کیلئے کیا تیاری کی ہے۔اس نے عرض کی (بس) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی محبت۔آپ نے فرمایا:

فانک مع من احببت

تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تو نے محبت کی ہے۔

حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں:

کہ اسلام (کی خوشی) کے بعد اس فرمان نبی سے کوئی بات ہمارے لئے زیادہ خوشی کا باعث نہ تھی کہ آپ نے فرمادیا ہے:

فانک مع من احببت

حضرت انس بیان کرتے ہیں تو میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول اور ابوبکر وعمرؓ سے محبت کرتا ہوں۔ اور مجھے ان کی رفاقت کی امید ہے۔اگر چہ میں ان جیسے اعمال نہیں کرسکا۔(الشریعۃ:۱۲۲۴)

امام مالکؒ بیان فرماتے ہیں: ہمارے بزرگ ابوبکرؓ وعمرؓ سے محبت کرنا ایسے سکھلاتے ،رٹاتے تھے جس طرح قرآن پاک کی سورت یاد کروائی جاتی ہے۔(رواہ الالکائی:۲۳۲۵)

فضل صحابہؓ اوران کی محبت سے کیامراد ہے؟

۱)ان کی روایات اور مشاہدات قبول کرنا

۲)ان کے منہج وطریقہ اور عقیدہ پر یقین رکھنا

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدی ویتبع غیر سبیل المومنین نوله ما تولیٰ ونصله جهنم وساء ت مصیرا (النساء:۱۱۵)

اور جو کوئی سچی راہ کھل جانیکے بعد پھر پیغمبرؐ کی مخالفت کرے اور مسلمانوں کے رستہ کے سوا دوسرا رستہ لے ہم اس کو اس راہ پر چلنے دیں گے اور اس کو دوزخ میں لے جا کر ڈال دیں گے،اور وہ بری جگہ ہے جانیکی (النساء:۱۱۵)

ارشاد ہے:

والسابقون الاولون من المهاجرین والانصار والذین اتبعوهم باحسان رضی الله عنهم ورضوا عنه واعدلهم جنت تجری تحتها الانهر خالدین فیها ابدا ذالک الفوز العظیم (توبہ:۱۰۰)

ترجمہ: اور مہاجرین و انصار میں سے جن لوگوں نے پہلے ہجرت کی اور پہلے اسلام لائے اور جنہوں نے نیکی کے ساتھ ان کی پیروی کی اللہ تعالیٰ سے راضی ہوا اور وہ اللہ تعالیٰ سے راضی ہوئے۔ (خدا ان سے خوش اور وہ خدا سے خوش) اور اللہ تعالیٰ نے ان کیلئے باغ تیار کر رکھے ہیں جن کے نیچے نہریں چلتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے بہت بڑی کامیابی ہے۔حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرمایا کرتے تھے:

کسی کی اقتداء ونمونہ مطلوب ہو تو نبی مکرمؐ کے ساتھیوں کی اقتداء ونمونہ اپناؤ، کیونکہ وہ اس امت میں سب سے زیادہ صاف دل، گہرا علم، کم تکلف،عمدہ سیرۃ اور اچھے احوال سے متصف تھے وہ ایسی جماعت تھی جنہیں صحبت نبویؐ کیلئے اللہ تعالیٰ نے منتخب فرمالیا۔ان کا مرتبہ وفضل پہچانو اور ان کے نقش پا پر چلو، کیونکہ وہ سیدھے راہ پر تھے۔(جامع بیان العلم:۱۸۱۰،للحافظ ابن عبدالبر)

۳۔ان کے فہم کے آئینے میں نصوص شرع کو سمجھنے کی کوشش آنا۔

۴۔ان کے اقوال کے خلاف کوئی نئی بات اختیار کرنے سے اجتناب

امام شافعیؒ فرماتے ہیں صحابہ کرامؓ کی آراء ہماری آراء سے بہتر اور قابل لحاظ ہیں (مناقب الشافعی:۱/۴۴۲)

۵۔ان کی راہنمائی اور درستگی کی اقتداء:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فان آمنوا بمثل ما آمنتم به فقداهتدوا وان تولوا فانما هم فی شقاق، فسیکفیکهم الله وهو السمیع العلیم (البقرہ:۱۳۷)

ترجمہ: پس اگر تمہاری طرح ایمان لائے تو راہ پاگئے اور اگر نہ مانے تو ضد میں گرفتار ہیں قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے تم کو بے فکر کردے وہ سنتا جانتا ہے۔

۶۔امت کی صفوں میں اتحادویگانگت اور اتفاق۔

رسول گرامیؐ نے فرمایا:

انه من یعش منکم فسیری اختلافا کثیرا فعلیکم بسنتی سنة الخلفاء الراشدین المهدیین عضوا علیها بالنواجذ (صحیح ابوداؤد:۳۸۵۱)

ترجمہ: جوتم میں سے میرے بعد زندہ رہا تو بہت اختلاف دیکھے گا لہٰذ تم میری سنت اور ہدایت یافتہ نیک خلفاء کی سنت کو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔

۷۔حکومت وخلافت کی امید

امام مالکؒ فرماتے ہیں:

ولا یصلح آخر هذه الامة الا بما صلح به اولها

اس امت کا آخر بھی اسی اصول وضابطہ سے درست ہوگا جس سے ابتدائی دور کی اصلاح ہوئی۔

۸۔نفاق سے براءت واجتناب

آپؐ نے انصار کے متعلق فرمایا:

لا یحبهم الا مومن ولا یبغضهم الا منفق (صحیح)

ترجمہ: ان (انصار) سے محبت صرف مومن اور بغض صرف منافق ہی رکھتا ہے۔

حضرت ایوب سختیانی فرماتے ہیں:

صحابہ کرام کے متعلق اچھی رائے وگفتگو والا نفاق سے محفوظ ہوگیا۔

۹۔جنت میں ان کی رفاقت

آپؐ کا ارشاد ہے:

المرء مع من احب

ترجمہ: آدمی اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھتا ہے۔

اہل بیتؓ اور اکرام صحابہؓ

تواتر سے یہ بات ثابت شدہ ہے کہ حضرت علیؓ نے کوفہ میں دوران خلافت خطبہ ارشاد فرمایا:

ان خیر هذه الامة بعد نبیها ابوبکر، ثم عمر

اس امت میں نبی کے بعد سب سے بہتر ابوبکرؓ پھر عمرؓ ہیں یہ بات حضرت علیؓ کے تمام ساتھیوں نے ان سے نقل کی ہے جبکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس مقولہ پر نہ آپ کو کسی نے مجبور کیا اور نہ کسی ملامت کے خوف سے ایسا کہا (الشریعۃ:۲/۴۵۳)

۲۔حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ جب عمرؓ شہید ہوچکے آپ کی چارپائی کے پاس حضرت علیؓ نے کھڑے ہوکر کہا:

ما احد احب الی ان القی الله عزوجل بصحیفته من هذا المسجی بینکم

پھر فرمایا اے عمر تجھے پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے تو اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس کے متعلق خوب علم رکھتا تھا، تیرے دل میں اللہ تعالیٰ کی بڑی عظمت تھی۔ بلاشبہ تو لوگوں کے معاملات میں اللہ تعالیٰ کا خوف مقدم رکھتا تھا اور اللہ تعالیٰ کی راہ میں لوگوں سے بالکل نہ ڈرتا تھا۔ حق کی ادائیگی میں بڑا بہادر مگر باطل کے متعلق بڑا بخیل، دنیا سے خالی پیٹ مگر آخرت کا ذخیرہ اندوز، نہ ہی تو عیب جوئی کرتا تھا نہ خوشامد ومدح (بحوالہ الشریعۃ:۱۲۶۶)

۳۔حضرت عبداللہ بن جعفر طیار فرماتے تھے، ہم پر ابوبکرؓ کو خلیفہ بنایا گیا، کیا ہی خوب حکمران تھے ہم پر بڑے رحمدل اور مشفق تھے (حسن، الآجری:۱۲۵۷)

اختلاف صحابہؓ

صحابہ کرامؓ کے آپس میں اختلافات کے متعلق خاموشی اور صاف دلی کا مظاہرہ کرنا چاہئے ھادی عالم فرماتے ہیں:

اذا ذکر اصحابی فأمسکوا

میرے ساتھیوں کا ذکر ہوتو (عیب جوئی) سے باز رہو۔ (زبان قابو میں رکھو)

صحابہ کرام اور عصمت

امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں ہمارے ہاں طے شدہ قاعدہ یہ ہے کہ ہم نبی مکرمؐ کے بعد کسی بھی معصوم عن الخطاء نہیں سمجھتے خلفاء اور دیگر حضرات سے خطا کا امکان موجود ہے۔ لیکن ہونے والے گناہوں سے وہ تائب ہوں، یا ان کی عظیم نیکیوں کی بناء پر معاف ہو جائیں، کسی امتحان سے گزرنے یا دیگر وجوہ کی بناء پر ختم ہوجائیں (سب امکانات موجود ہیں) گناہ سزا کا موجب بنتا ہے جبکہ اس کی سزا جہنم میں ملنے کی بجائے کئی اسباب کی بناء پر ختم ہو جاتی ہے، مثلاً (۱) توبہ، (۲) استغفار، (۳) نیک اعمال، (۴) دیگر مسلمانوں کیلئے دعا، (۵) نبی اکرمؐ کی دعاء و استغفار کی بناء پر (۶) گناہ گار کسی کو صحیح راہ دکھا گیا جس پر اس کی موت کے بعد عمل کرنے والے نے عمل کیا (۷) دنیاوی آزمائش (۸) قبر کی آزمائش و سختی (۹) روز محشر کے کٹھن حالات (۱۰) مومنوں کے آپس میں روز محشر قصاص کی بناء پر (منہاج

السنۃ:۶/۲۳۹-۱۶۹)

صحابہ کرامؓ کو سب وشتم اور عیب جوئی کی حرمت کا بیان

۱)۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

لقد تاب الله على النبي والمهاجرين والانصار الذين اتبعوه في ساعة العسرة (التوبہ:۱۱۷)

بے شک اللہ تعالیٰ پیغمبرؐ پر رحمت کے ساتھ پھر آیا اور مہاجرین وانصار پر، جنہوں نے سخت وقت میں پیغمبرؐ کا ساتھ دیا۔

۲)۔ارشاد ہے:

والذين جاءُ و امن بعدهم يقولون ربنا اغفرلنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين امنوا ربنا انك رؤف الرحيم (الحشر:۱۰)

اور ان لوگوں کا (بھی حق) ہے جو مہاجرین اور انصار کے بعد (مسلمان ہوکر) آئے وہ یہ دعا کرتے ہیں۔ مالک ہمارے ہم کو بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں مسلمانوں کی طرف سے کینہ مت آنے دے مالک ہمارے بیشک تو بڑی شفقت والا مہربان ہے۔

۳)۔ارشاد ہے:

ولقد عفا الله عنهم

اور بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے ان سے درگزر فرمایا ہے(آل عمران:۱۵۵) رحمت عالم کا ارشاد ہے:

لاتسبوا اصحابي لا تسبوا اصحابي فوالذي نفسي بيده لو انفق احدكم مثل احد ذهبا ما بلغ مداحدهم ولا نصيفه (بخاری ومسلم)

میرے صحابہ کو گالی گلوچ نہ کرو، میرے صحابہ کو گالی گلوچ نہ کرو، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں سے کوئی اگر احد پہاڑ جتنا سونا خرچ کر دے ان کے ایک مد اور نہ آدھے مد کو پہنچ سکتا ہے (مد 2,1/2 کلو پر گندم وغیرہ کا برتن)

ارشاد رسولؐ ہے:

من سب اصحابي فعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين (حسن، الآجری:۲۰۴۸)

جس نے میرے صحابہ کے متعلق بدگوئی کی تو اس پر اللہ تعالیٰ، سب فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے:

۳)۔حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں، حضرت محمدؐ کے ساتھیوں کو گالی نہ دیا کرو، اللہ تعالیٰ ان کیلئے استغفار کا حکم دیا ہے، حالانکہ اسے خوب علم تھا کہ یہ آپس میں جھگڑا کریں گے (فضائل الصحابہ ۱۸، امام احمدؒ)

۴)۔حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں اپ کے صحابہ کو گالی نہ دو، یقیناً انکا آپؐ کے ساتھ چند گھڑیاں قیام تمہاری عمر بھر کی نیکیوں سے افضل ہے (صحیح الفضائل امام احمد)

۵)۔حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں حکم ربانی تو صحابہ کیلئے استغفار کا ہوا تھا جبکہ یہ بدکلامی کرتے ہیں (مسلم)

۶)۔حضرت عروہؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک آدمی کے پاس حضرت عائشہؓ کا تذکرہ ہوا تو اس نے بدکلامی کی، کہنے والے نے کہا وہ تو تمہاری ''ماں'' ہے اس نے پھر کہا وہ میری ''ماں'' نہیں ہے۔امی عائشہؓ کو یہ بات پہنچی تو فرمایا اس (منکر) آدمی نے سچ کہا میں تو صرف مومنوں کی ماں ہوں۔ کافروں کی میں ہرگز ماں نہیں ہوں (صحیح، الحجة في بيان الحجة حديث نمبر:۳۷۷، ابو القاسم الاصبهاني)

۷)۔قاضی عتبہ بن عبداللہ الھمدانیؒ کے پاس ایک شخص نے امی عائشہ کے متعلق بدزبانی کی قاضی صاحب نے وہاں موجود آدمی کو حکم دیا اس شخص (گالیاں دینے والے) کی گردن اڑا دو، وہاں موجود علویوں نے کہا حضرت یہ تو ہمارے گروہ کا آدمی ہے۔قاضی صاحب نے فرمایا، معاذ اللہ اس شخص نے نبی مکرمؐ پر طعن وتشنیع کی ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الخبيثات للخبيثين والخبيثون للخبيثات والطيبات للطيبين والطيبون للطيبات اولئك مبرئون مما يقولون لهم مغفرة ورزق كريم (النور:۲۶)

ترجمہ: گندی عورتیں، گندے مردوں کیلئے ہیں اور گندے مرد، گندی عورتوں کیلئے اور پاک عورتیں پاک مردوں کیلئے اور پاک مرد پاک عورتوں کیلئے یہ لوگ (یعنی پاک مرد اور پاک عورتیں) ان باتوں سے پاک ہیں جو وہ (یعنی گندے مرد اور گندی عورتیں) بکتے (پھرتے) ہیں۔ لہٰذا اگر تو

(نعوذ باللہ) حضرت عائشہ خبیثہ ہیں تو (نعوذ باللہ) آپ ؐ بھی ایسے ٹھہرے لہٰذا یہ بلا شبہ کافر ہوا ہے۔ اس کی گردن اڑا دو، انہوں نے اس شخص کی گردن اڑا دی (رواہ اللالکائی: ۲۴۰۲)

امہات المومنین
پر تہمت لگانے والے کا حکم

عظیم محدث قاضی ابو یعلیٰ فرماتے ہیں جو کوئی حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائے جس سے اللہ تعالیٰ نے ان کی براءت کا اعلان فرمادیا ہے تو وہ بلا اختلاف کافر ہے بہت سے علماء نے اس پر اجماع امت بیان کیا ہے اور بے شمار ائمہ کرام نے اس کی وضاحت بھی فرمائی ہے (الصارم المسلول: ۵۶۶)

۲)۔ حضرت امام مالکؒ سے مروی ہے جو ابوبکر صدیقؓ کو گالی دے اسے کوڑے لگائے جائیں مگر جو حضرت عائشہ کو گالی دے اسے قتل کر دیا جائے کسی نے پوچھا ایسا کیوں؟ فرمایا عائشہؓ کے خلاف ایسا کہنا قرآنی حکم کے صریح خلاف ہے۔ ارشاد باری ہے:

یعظکم اللہ ان تعودوا لمثلہ ابدا ان کنتم مومنین (النور: ۱۷)

ترجمہ: (دیکھو) اگر تم میں ایمان ہے تو اللہ تعالیٰ تم کو یہ نصیحت فرماتے ہیں کہ پھر کبھی ایسا نہ کرنا (یعنی امی عائشہ پر پھر جھوٹ نہ باندھنا)

پھر امام صاحب نے فرمایا لہٰذا جو شخص اس طرح پھر جھوٹ بہتان لگاتا ہے اس نے کفر اختیار کیا۔ (منہج امام مالکؒ فی اثبات العقیدہ: ۴۴۶)

جناب ابو عروہؒ فرماتے ہیں ہم امام مالک کے پاس بیٹھے تھے کسی شخص کا تذکرہ ہوا جو صحابہ کرامؓ کی تنقیص وعیب جوئی کرتا ہے تو امام صاحب نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعا .... لیغیظ بھم الکفار (الفتح: ۲۹)

ترجمہ: حضرت محمد اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اور جو لوگ اس کے ساتھ ہیں (یعنی صحابہؓ) وہ کافروں پر سخت ہیں آپس میں رحم دل ہیں (اے دیکھنے والے) تو ان کو دیکھتا ہے (کبھی) رکوع کر رہے ہیں .... (اللہ تعالیٰ نے یہ) اس لئے (کیا) کہ کافر ان کو دیکھ کر جلیں اور فرمایا جس کے دل میں صحابہ کرامؓ کے متعلق کینہ وحسد ہے وہ اس آیت مبارکہ میں مذکورہ سزا کا مستحق ہوا (منہج: ۴۴۶)

حافظ ابن کثیرؒ تفسیر ابن کثیر ۳/۲۷۶، پر رقمطراز ہیں علماء امت کا اجماع ہے کہ جو شخص بھی امی عائشہؓ کے متعلق بدکلامی کرتا ہے انہیں اللہ تعالیٰ نے پاک صاف فرمادیا ہے تو وہ شخص بلا اختلاف دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ اس نظریہ پر کئی ایک ائمہ نے اجماع امت ذکر کیا ہے۔

صحابہ کرامؓ کو طعن وتشنیع کا نتیجہ

(۱) اس سے بالواسطہ رسول گرامی قدرؐ میں طعن لازم آتی ہے۔

جس طرح کہ امام مالکؒ کا قول ہے فرمایا ان لوگوں نے درحقیقت نبی مکرمؐ میں عیب جوئی کا ارادہ کیا لیکن صراحۃً ایسا کر نہ سکے تو صحابہ کرامؓ کو نشانہ بنالیا تاکہ آپؐ کو نعوذ باللہ برا آدمی کہہ سکیں۔ وہ اس طرح کہ اگر آپؐ اچھے آدمی ہوتے تو آپ کے ساتھی بھی اچھے ہوتے (الصارم المسلول: ۵۸۰)

(۲) دین اسلام میں طعن

امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں: یہ قرآن و شریعت کے بیان کرنے والے (صحابہ کرامؓ) ہیں ان میں عیب جوئی ان کے ذریعہ سے پہنچنے والی شرع کو غیر یقینی بنانے کا ایک بہانہ ہے (الفتاویٰ: ۴/۴۲۹)

(۳) اسلام کو سمجھنے میں نقص وکمی

(۴) شریعت کے اتباع پر نکتہ چینی

کیونکہ اس شریعت کو نقل کرنے والے جب معیوب ہوئے اس پر عمل کیسے محبوب ہوگا؟

(۵) امت مسلمہ پر طعن اور خیر الامم کی بجائے شر الامم قرار پانا۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں: صحابہ کرامؓ کی تنقیص کا نتیجہ یہ ہوگا کہ یہ امت (نعوذ باللہ) امتوں میں سے بری امت ہے۔ اور یہ کہ اس کے پہلے پہلے لوگ برے تھے۔

جب پہلے متبعین برے ٹھہرے تو وہ عہد گویا بدترین عہد ہوا (الصارم المسلول: ۵۸۷)

(۶) صحابہؓ میں طعن علامت نفاق ہے۔

کیا امہات المومنین کی تنقیص و اختراع عبداللہ بن ابی السلول رئیس المنافقین کا بمع اپنے گروہ شیوہ نہیں؟ آپ کا ارشاد ہے:

لا یبغضھم إلا منافق (صحیح)

ان (صحابہ کرامؓ) سے بغض و حسد صرف منافق کا کام ہے۔

بعض سابقہ بزرگوں کا فرمان ہے کہ ابوبکر و عمر ان کی محبت ایمان اور ان سے بغض نفاق ہے۔ اسی طرح بنو ہاشم سے محبت ایمان اور ان سے بغض و عناد نفاق کی علامت ہے (الفتاویٰ:۴/۴۳۵)

(۷) اختلاف وافتراق امت کا سبب

ابو العالیہؒ فرماتے ہیں: یہ خیالات و خواہش پرستی (تنقیص صحابہؓ) اس سے اجتناب کرو جس کا نتیجہ حسد ، بغض اور دشمنی کے سوا کچھ نہیں (الاعتصام ۱/۱۱۵)

(۸) انجام بد

(۹) ان مقدس ہستیوں کی تنقیص کرنا اپنی مذمت کے مترادف ہے۔

آپ کا ارشاد ہے:

من قال لاخيه يا كافر او قال عدو الله فان كان كما قال والا رجعت عليه

جس کسی نے اپنے (مسلم) بھائی کو کافر یا اللہ تعالیٰ کا دشمن قرار کہہ کر پکارا اگر تو وہ مخاطب ایسا ہے تو .... اگر ایسا نہیں تو یہی بات اس کہنے والے پر لوٹ آتی ہے (وہ کافر یا اللہ تعالیٰ کا دشمن ٹھہرا)

(۱۰) ذلت و رسوائی یا دنیا میں جلد سزا کا امکان:

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ان الذين اتخذوا العجل سينالهم غضب من ربهم وذلة في الحيوة الدنيا وكذلك نجزي المفترين

(حق تعالیٰ نے فرمایا) بے شک جو لوگ بچھڑا لے بیٹھے (اس کو پوجنے لگے) ان پر ان کے مالک کا اب غضب اترے گا اور دنیا ہی کی زندگی میں ذلیل ہوں گے اور ہم جھوٹ باندھنے والوں کو اسی طرح دیتے ہیں۔ حضرت حسن بصریؒ فرماتے ہیں بدعت کا بوجھ و رسوائی فاعل کے کندھوں پر ہے خواہ انہیں تیز خچریں اٹھائے پھریں اور عمدہ ترکی گھوڑے ادھر ادھر چلیں۔ یعنی خواہ شان و شوکت اور رعب و دبدبہ والے ہی ہوں (تفسیر ابن کثیر:۳/۴۷۴)

ان نصوص و براہین اور ادلہ قاطعہ کے بعد بھی کوئی صحابہ کرامؓ میں سے کسی کے متعلق نفاق و بددیانتی کا شبہ پیدا ہوسکتا ہے؟

ان دلائل کے ہوتے ہوئے بھی ان مقدس ہستیوں پر تہمت صرف بے دین ہی کا نصیبہ ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ان سے محبت، عقیدت، ہمدردی اور دین کے ان سرچشموں سے کامل تعلق کی توفیق سے نوازے، اے پروردگار ہمارے اور ہمارے گذشتہ مومن بھائیوں کو معاف فرمادے، اور اہل ایمان کے متعلق ہمارے دلوں کو حسد و کینہ سے پاک صاف فرما دے، اے ہمارے پروردگار تو بڑا مشفق رحم فرمانے والا ہے۔ آمین

مجلہ ترجمان الحدیث میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

اصل کرنڈی، لٹھا سفید، لٹھا رنگدار پختہ کلر،
کاٹن سفید و رنگدار پختہ کلر
فیصل یعقوب کلاتھ مرچنٹ
ہر قسم کی مردانہ و زنانہ ورائٹی کا مرکز
041-633809
Mob# 0300-9653599
پنجاب بلاک مدینہ بازار P-162 کی کلاتھ مارکیٹ فیصل آباد

سلفی بھائیوں کیلئے خصوصی رعایت
سونے چاندی کے حسین زیورات کا مرکز
عامر جیولرز
پروپرائٹر: غلام حسین
سانگلہ بازار شاہکوٹ
فون دکان: PP.04658-710827 رہائش: 712212